علامہ اقبال کے یادگاری ڈاک ٹکٹ

فہیم احمد خان

پاکستان کے محکمہ ڈاک نے پہلی مرتبہ علامہ اقبال پر ۱۲ اپریل ۱۹۵۸ء کو ان کی بیسویں برسی کے موقع پر ڈاک ٹکٹ جاری کیا۔ یہ یادگاری ٹکٹ تین سیٹ پر مشتمل تھے جن کی مالیت ڈیڑھ آنہ، دو آنہ اور چودہ آنہ تھی۔ یہ خوبصورت ٹکٹ خاکی مائل زرد، ہلکے کتھئی، ہلکے نیلے رنگوں پر مشتمل تھے۔ ان تینوں ٹکٹوں کا ڈیزائن ایک جیسا تھا۔ ان ٹکٹوں پر علامہ اقبال کا مشہور مصرع ''معمارِ حرم، باز بہ تعمیر جہاں خیز'' تحریر تھا۔ نیچے علامہ اقبال کے دستخط طبع تھے اور پس منظر میں خوبصورت خطاطی سے لفظ ''پاکستان'' تحریر تھا۔ اس ٹکٹ پر علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش ۱۸۷۳ء تحریر کی گئی تھی۔ یاد رہے بعد میں ایک کمیٹی بٹھائی گئی جس نے علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش کی تصحیح کی جو بعد میں ۱۸۷۷ء لکھی گئی۔ یہ ٹکٹ انگلستان کی کمپنی میسرز ہیریسن لمٹیڈ لندن میں چھپے تھے۔

پاکستان کے محکمہ ڈاک نے ۱۲ اپریل ۱۹۶۷ء کو علامہ اقبال کی انتیسویں برسی کے موقع پر دو یادگاری ٹکٹوں کا سیٹ جاری کیا۔ ان ٹکٹوں کا ڈیزائن جناب عبدالرؤف صاحب نے ڈیزائن کیا تھا۔ اس ٹکٹ کی مالیت ۱۵ پیسہ تھی اور اس کا رنگ سیاہی مائل بھورا اور ہلکا سرخ تھا۔ ایک روپیہ مالیت والے ٹکٹ کا رنگ سیاہی مائل بھورا اور گہرا سبز تھا۔ ان تینوں پر علامہ اقبال کے دو مشہور شعر تحریر کیے گئے تھے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ ڈاک ٹکٹوں پر کوئی شعر مکمل طور پر تحریر کیا گیا ہو۔ ۱۵ پیسہ مالیت کے ٹکٹوں پر یہ اردو شعر تحریر تھا:

ہزار چشمہ ترے سنگ راہ سے پھوٹے
خودی میں ڈوب کے ضربِ کلیم پیدا کر

ایک روپیہ والے مالیت کے ٹکٹوں پر علامہ کا یہ فارسی شعر تحریر تھا:

نغمہ کجا و من کجا، سازِ سخن بہانہ ایست
سوئے قطار می کشم، ناقۂ بے زمام را

دونوں ڈاک ٹکٹوں پر علامہ اقبال کی تصویر سیاہی مائل بھورے رنگ میں طبع کی گئی تھی۔ اس موقع پر محکمہ ڈاک نے ایک فرسٹ ڈے کور کا اجرا بھی کیا جس پر علامہ اقبال کا یہ فارسی شعر تحریر تھا:

در عشق غنچہ ایم کہ لرزد ز باد صبح
در کار زندگی صفتِ سنگ خارہ ایم

یہ علامہ اقبال کے دستخطوں اوران کی اپنی تحریر میں شائع کیا گیا تھا جس کے نیچے تاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۲۲ بھی موجود ہے۔اس موقع پر ایک خصوصی مُہر کا اجرا بھی کیا گیا تھا جس پر علامہ کا درج ذیل فارسی شعر تحریر تھا:

فروغ آدم خاکی ز تازہ کاری ہاست
مہ و ستارہ کنند آنچہ بیش ازیں کردند

ان دونوں ٹکٹوں کی ایک خاص بات یہ تھی کہ ان پر علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش کا سال ۱۸۷۷ء تحریر کیا گیا تھا۔حالانکہ اس زمانے تک علامہ اقبال کا سن پیدائش ۱۸۷۳ء ہی تسلیم کیا جاتا تھا۔

۱۹۶۷ء کے بعد تقریباً ساڑھے سات برس تک علامہ اقبال کی یاد میں کوئی ڈاک ٹکٹ جاری نہ ہوسکا۔ البتہ تین ایسے مواقع آئے جب محکمہ ڈاک نے ایسی خصوصی مُہریں جاری کیں جن پر علامہ اقبال کا کوئی مصرع یا شعر تحریر تھا۔محکمہ ڈاک نے علامہ اقبال پر پہلی مُہر ۱۵ مئی ۱۹۶۷ء کو پرچم ہلال استقلال کے ڈاک ٹکٹ کے اجرا کے موقع پر جاری کی۔اس مُہر پر علامہ اقبال کا یہ مشہور مصرع درج تھا:

رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

پاکستان کے قیام کی بیسویں سالگرہ کے موقع پر محکمہ ڈاک نے دوسری مُہر جاری کی جس پر علامہ اقبال کا یہ شعر تحریر تھا:

مٹ نہیں سکتا کبھی مرد مسلماں کہ ہے
اس کی اذانوں سے فاش سر کلیم و خلیل

محکمہ ڈاک نے علامہ اقبال کے کسی شعر سے مزین تیسری خصوصی مُہر کا اجرا اُن کی بیسویں برسی کے موقع پر یعنی ۲۱ اپریل ۱۹۶۵ء کو کیا۔اس مُہر پر بھی علامہ کا یہ مشہور شعر درج تھا:

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

۱۹۷۴ء میں پاکستان میں ایک کمیٹی بنائی گئی جس کا کام تحقیق کرکے یہ بتانا تھا کہ علامہ اقبال کی صحیح تاریخ پیدائش ۱۸۷۳ء یا ۱۸۷۷ء ہے۔اس کمیٹی نے تحقیق کے بعد یہ رپورٹ دی کہ علامہ اقبال کی درست تاریخ پیدائش ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء نہیں بلکہ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہے۔اس کے بعد حکومت پاکستان نے سال ۱۹۷۷ء کو علامہ اقبال کے صدسالہ جشن پیدائش کے طور پر منانے کا اعلان کردیا اور اس جشن کے حوالے سے ۱۹۷۴ سے ۱۹۷۷ء تک ہر سال علامہ اقبال یادگاری ٹکٹوں کا اجرا شروع کیا گیا۔

علامہ اقبال پر یادگاری ٹکٹوں کے سلسلے کا پہلا ڈاک ٹکٹ جناب منظور احمد نے ڈیزائن کیا تھا۔ ۲۰ پیسے مالیت کے اس ٹکٹ پر ۱۹۷۷ء Iqbal Centenary ۲۱۔اپریل ۱۹۳۸ء کے الفاظ تحریر تھے۔ اس ٹکٹ پر علامہ اقبال کی تصویر بھی بنی ہوئی تھی۔

محکمہ ڈاک نے ۹ نومبر ۱۹۷۵ء کو علامہ اقبال کے یوم پیدائش کے موقع پر جناب عادل صلاح الدین کا ڈیزائن کردہ ٹکٹ جاری کیا جس کی مالیت ۲۰ پیسہ تھی۔ اس ٹکٹ پر بھی Iqbal centenary 1977 اور 21اپریل1938 ء کے الفاظ تحریر تھے۔ اس پر علامہ اقبال کا ایک سائڈ پوز دیا گیا ہے اور پس منظر میں علامہ اقبال کی کتابوں کے نام لکھے گئے ہیں۔

۹ نومبر ۱۹۷۶ء کو علامہ اقبال کی ۹۹ سالگرہ کے موقع پر محکمہ ڈاک نے ایک اور ٹکٹ جاری کیا۔ اس ٹکٹ کا ڈیزائن جناب محمد عارف جاوید نے بنایا۔ اس ٹکٹ کی مالیت بھی ۲۰ پیسہ تھی اور اس پر بھی 21 اپریل 1938 اور Iqbal centenary-1877 تحریر تھے۔ اس ٹکٹ پر علامہ کا یہ مشہور شعر تحریر تھا:

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

۱۹۷۷ء علامہ محمد اقبال کی صد سالہ سالگرہ کا سال تھا۔ علامہ اقبال کی صد سالہ سالگرہ کے سلسلے میں محکمہ ڈاک نے ایک خوبصورت یادگاری ٹکٹ کا اجرا کیا۔ یہ ٹکٹ ۹ نومبر ۱۹۷۷ء کو جاری کیا گیا۔ یہ پانچ ٹکٹوں پر مشتمل سیٹ تھا جسے جناب اخلاق احمد نے ڈیزائن کیا تھا۔ ان ٹکٹوں میں دو ٹکٹ جن کی مالیت ۲۰ پیسہ اور ۶۵ پیسہ تھی۔ علامہ کے اشعار پر مبنی ایرانی مصور بہزاد کی بنائی ہوئی پینٹنگ اور علامہ کے یہ شعر تحریر تھے:

رفتم و دیدم دو مرد اندر قیام
مقتدی تاتار و افغانی امام

روح رومی پردہ ہا را بر درید
از پس کہ پارۂ آمد پدید

ایک روپیہ پچیس پیسہ مالیت اور دو روپیہ پچیس پیسہ مالیت کے ٹکٹوں پر علامہ کے یہ دو مشہور شعر تحریر تھے:

کوئی اندازہ کرسکتا ہے کہ اس کے زور بازو کا
نگاہِ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

نہ افغانیم و نے ترک و تتاریم
چمن زادیم و از یک شاخساریم

پانچواں ٹکٹ جس کی مالیت تین روپے تھی اس پر علامہ اقبال کا ایک خوبصورت پورٹریٹ شائع کیا گیا تھا۔

۲۳ مارچ ۱۹۹۰ء کو قرار داد پاکستان کی گولڈن جوبلی منائی گئی۔ اس موقع پر محکمہ ڈاک نے ایک ٹکٹ پر علامہ اقبال کا شعر اور دو ٹکٹوں پر علامہ اقبال کا پورٹریٹ شائع کیا۔ یہ دونوں ٹکٹ دراصل ان تین خوبصورت ٹکٹوں کا حصہ تھے جن پر تحریک پاکستان کے مختلف مناظر دکھائے گئے تھے۔ ان میں درمیانے ٹکٹ پر منٹو پارک لاہور میں منعقد ہونے والے تاریخی اجلاس کی جس میں قرار داد پاکستان منظور ہوئی تھی، منظر کشی کی گئی ہے۔ اس منظر میں ایک اسٹیج پر بینر لگا ہوا دکھایا گیا تھا جس پر علامہ اقبال کا یہ شعر تحریر تھا:

جہاں میں اہل ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

اس کے بائیں جانب کے ٹکٹ پر علامہ اقبال کو الہ آباد کے مقام پر ان کی مشہور تقریر کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے جس میں برصغیر کے مسلمانوں کے لیے ایک الگ خطے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ تین ڈاک ٹکٹوں کے اس خوبصورت سیٹ کا ڈیزائن جناب آفتاب ظفر نے بنایا تھا اور ان کی مالیت ایک روپیہ فی ٹکٹ تھی۔

۱۴ اگست ۱۹۹۷ء کو پاکستان کی آزادی کے پچاس سال مکمل ہوئے اور پورے ملک میں گولڈن جوبلی کا جشن منایا گیا۔ اس یادگار موقع پر پاکستان کے محکمہ ڈاک نے چار ٹکٹوں کا ایک سیٹ جاری کیا۔ یہ چاروں ٹکٹ مشاہیر یعنی علامہ اقبال، قائد اعظم محمد علی جناح، لیاقت علی خان اور محترمہ فاطمہ جناح کی شخصیتوں پر مشتمل تھے۔ ان ٹکٹوں کی مالیت تین روپے تھی اور ان کا ڈیزائن نیشنل کالج آف آرٹس لاہور کے ڈیزائنر پروفیسر سعید اختر نے بنایا تھا۔ اس سیریز میں علامہ اقبال کو شال پہنے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اس ٹکٹ پر علامہ اقبال کی تصویر کے اوپر انگریزی میں گولڈن جوبلی تقریبات (۱۹۹۷-۱۹۴۷ء) تحریر تھا۔

۹ نومبر ۲۰۰۲ء کو علامہ اقبال کی ایک سو پچیسویں ولادت کا دن منایا گیا اس موقع پر محکمہ ڈاک نے دو خوبصورت یادگاری ٹکٹوں کا اجرا کیا۔ ان ٹکٹوں کی مالیت چار روپے تھی اور ان کا ڈیزائن جناب فیضی عامر نے بنایا تھا۔ ان دونوں ٹکٹوں پر علامہ اقبال کی خوبصورت تصویروں کو دکھایا گیا تھا۔ پہلے ٹکٹ میں علامہ اقبال کو سوٹ کے اوپر گاؤن پہنے ہوئے دکھایا گیا ہے جب کہ دوسرے ٹکٹ میں علامہ اقبال سوٹ پہنے بیٹھے ہیں اور ان کے پیچھے کی طرف کتابوں کی ایک شیلف دکھائی گئی ہے جس پر کتابیں سجی ہوئی ہیں۔ یہ پہلا موقع تھا جب حکومت پاکستان نے علامہ اقبال کا سال سرکاری طور پر منانے کا اعلان کیا تھا۔

محکمہ ڈاک نے یوم آزادی کے موقع پر ۱۴ اگست ۱۹۹۰ء کو علامہ اقبال کے پورٹریٹ سے مزین جو دوسری ٹکٹ سیریز کا حصہ جاری کیا اس کا ڈیزائن جناب سید اختر نے بنایا اور اس کی مالیت ایک روپیہ تھی۔

پاکستان میں علامہ اقبال کے حوالے سے ڈاک ٹکٹوں کی نمائش بھی منعقد کی جا چکی ہے۔ یہ نمائش ۲۸ تا ۳۰ نومبر ۱۹۸۸ء کو 'یوتھ اسٹمپ کلکٹرز ایسوسی ایشن' کے زیر اہتمام گورنمنٹ دیال سنگھ کالج لاہور میں

منعقد ہوئی تھی۔ اس نمائش کا نام Iqmepex-88 رکھا گیا تھا۔ محکمہ ڈاک نے ایک خصوصی ایگزی بیشن کارڈ اور ایک مخصوص (خصوصی) مُہر بھی جاری کی تھی جس پر علامہ اقبال کا اسکیچ بنا ہوا تھا۔

علامہ اقبال دوسرے ممالک کے ٹکٹوں پر

پاکستان کی طرح دوسرے ممالک نے بھی علامہ اقبال کی شخصیت سے متاثر ہو کر اپنے اپنے ملک میں ڈاک ٹکٹوں کا اجرا کیا۔ ان ممالک میں ایران، ترکی اور بھارت ایسے ہیں کہ جنھوں نے اپنے ڈاک ٹکٹوں پر علامہ اقبال کے پورٹریٹ شائع کیے۔

ایران اور ترکی وہ پہلے ممالک تھے جنھوں نے یوم اقبال کی صد سالہ سالگرہ کے موقع پر ۹ نومبر ۱۹۷۷ء کو علامہ پر ڈاک ٹکٹوں کا اجرا کیا۔ ایران کے ڈاک ٹکٹ پر علامہ اقبال کی ایک خوبصورت پینٹنگ شائع کی گئی تھی جس پر ''علامہ اقبال کا صد سالہ جشن پیدائش'' فارسی میں تحریر تھا اور نیچے انگریزی میں Allama Muhammad Iqbal centenary کے الفاظ تحریر تھے۔

علامہ اقبال کی یاد میں جاری ہونے والے ترکی کے ڈاک ٹکٹ پر علامہ اقبال کی وہی پینٹنگ شائع کی گئی تھی جو اسی دن پاکستان سے جاری ہونے والے تین روپے کے ڈاک ٹکٹ پر طبع ہوئی تھی اس ٹکٹ پر تحریر تھا:

Allama Muhammad Iqbal 1877-1977 اس ٹکٹ کی مالیت ۴۰۰ (چار سو) کروس تھی۔ اس موقع پر ترکی کے محکمہ ڈاک نے ایک مُہر بھی جاری کی تھی جس پر علامہ کا اسکیچ بنا ہوا تھا۔

بھارت وہ تیسرا ملک ہے جس نے اپنے ڈاک ٹکٹوں پر علامہ اقبال کو جگہ دی اگرچہ بھارت نے اپنا ڈاک ٹکٹ علامہ اقبال کی صد سالہ سالگرہ کے حوالے سے جاری نہیں کیا بلکہ علامہ کی پچاسویں برسی کے موقع پر ۲۱ اپریل ۱۹۸۸ء کو جاری کیا۔ اس ٹکٹ پر بھی علامہ اقبال کا اسکیچ اور ان کا یہ مصرع اردو ہندی میں تحریر تھا:

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا

اس ٹکٹ کی مالیت ۶۰ پیسہ تھی اور اس کا ڈیزائن شریمتی الکا شرما نے بنایا تھا۔ اس کا رنگ سیاہ و سفید تھا۔ اس موقع پر بھارت کے محکمہ ڈاک نے ''فرسٹ ڈے کور'' بھی جاری کیا تھا اس پر ہندی زبان میں تحریر تھا:

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا

اس کے علاوہ اس ٹکٹ پر جنوبی ایشیا کا نقشہ بھی طبع کیا گیا تھا۔ اس موقع پر بھارت کے محکمہ ڈاک نے خصوصی مہر کا بھی اجرا کیا جس پر یہ مصرع تحریر تھا:

ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

اس مُہر پر ہندی بلبلیں دکھائی گئی تھیں جو اوپر والے مصرع کی عکاسی کرتی ہیں۔